



سوال

(211) عدت کے دوران نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسمی عبد اللہ نے بندہ نبی سے عدت کے اندر نکاح کیا اور صحبت بھی کیا پھر چند لوگوں نے اس کو روکا اور صحبت سے منع کیا پھر جو عدت کا ایام باقی تھا اس کو اختتام کر کے پھر تجدید نکاح کر دیا۔ اب کوئی عالم کہتے ہیں کہ اول نکاح جو عدت میں واقع ہوا باطل ہے اب تم کو پھر عدت کرنا ہوگا پہلی عدت کفارہ میں گئی ہے تو بعد گزرنے عدت جدیدہ کے نکاح کر لینا پس اس صورت میں نکاح پہلا صحیح یا دوسرا ہوگا یا اب جو حساب میں تیسرا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں اختلاف ہے کہ آیا بندہ پر دو مستقل عدتیں واجب ہیں یا دو متداخل عدتیں؟ ایک قول یہ ہے کہ دو مستقل عدتیں واجب ہیں یعنی بندہ پر واجب ہے کہ اولاً پہلی عدت کرے اور جب وہ پوری ہو جائے تو اس وقت سے دوسری عدت از سر نو شروع کرے اور جب وہ بھی پوری ہو جائے تب اگر نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہوگا اور تناقضاً اسے اس دوسری عدت کے عبد اللہ اور بندہ میں تفریق رہنا چاہیے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ دو متداخل عدتیں واجب ہیں یعنی بندہ پر یہ واجب ہے کہ اولاً پہلی عدت پوری کرے اور اسی پہلی عدت میں دوسری عدت بھی اس وقت سے شروع ہو جاتی ہے جب سے کہ عبد اللہ اور بندہ میں تفریق واقع ہوئی ہے یعنی جب سے عبد اللہ نے بندہ سے صحبت ترک کر دی ہے اور جب پہلی عدت پوری ہو جائے تو دوسری عدت کا حصہ جس قدر باقی رہ گیا ہے اسی قدر کو پورا کر دے دوسری عدت از سر نو اس پر واجب نہیں ہے۔

پہلا قول حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے اور یہی قول ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور حسب روایت اہل مدینہ یہی قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اسی قول کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے اور دوسرا قول زہری رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور روایت یہی قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اسی کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے پہلا قول احوط ہے اور اس احوط قول کے مطابق بندہ کے دونوں نکاح عدت کے اندر واقع ہونے اور جو نکاح کے اندر واقع ہو۔ وہ نکاح صحیح نہیں ہے اس وجہ سے اس احوط قول کے موافق ان دونوں نکاحوں میں کوئی بھی صحیح نہیں ہوا۔

وَلَا تَعْرَمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكَيْبُ أَبْعَدَ ... ۲۳۵ ... سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

(اور نکاح کی گرہ پختہ نہ کرو یہاں تک کہ لکھا ہوا حکم اپنی مدت کو پہنچ جائے)



جب دوسری عدت بھی بالاستقلال ختم ہو جائے تب اگر دوسرا نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہوگا۔ "السنن للبخیر" (ص: 328) میں ہے۔

اما قول عمر فرواہ مالک والشافعی عنہ عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب و سلیمان بن یسار ان طلیقہ كانت تحت رشید الشافعی فطلعتا البتہ فنکحت فی عدتها فزها عمر وضرب زوجها بالدرۃ ضربات و فرق بیہما ثم قال عمر: ایما امرأۃ نکحت فی عدتها فان کان زوجها الذمی تزوجا لم یدخل بها فرق یمینا ثم اعدت بقیۃ عدتها من زوجها الاول وکان حاطبا من الخطاب وان کان دخل فرق یمینا ثم اعدت بقیۃ عدتها من زوجها الاول ثم اعدت من الآخره ثم لم ینکھا ابد اقل ان المسیب ولها مہر بما استحل منہا قال الیہستی وروی الثوری عن اشعث عن الشیبی عن مسروق عن عمر انه رجح فقال لہا مہر ما و بیعتان النساء "

"اما قول علی فرواہ الشافعی من طریق راوان عنہ انه قضی فی التی تزوج فی عدتها نہ یفرق بیہما ولہا الصداق بما استحل من فرجہا و یحکم ما اعدت من عدۃ الاول و تعدت من الآخر و رواہ الدارقطنی و الیہستی من حدیث اب جریج عن عطاء عن علی نحوہ [1]

(عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو امام مالک و شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے ابن شہاب کے واسطے سے روایت کیا ہے وہ سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ طلیقہ رشید الشافعی کے نکاح میں تھی رشید نے اسے طلاق بتہ دے دی تو طلیقہ نے اپنی عدت کے دوران میں نکاح کر لیا اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اور اس کے خاوند کو درے مارے اور ان کے درمیان جدائی کروادی۔ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جو عورت اپنی عدت میں نکاح کر لے تو اگر اس کے اس خاوند نے اس سے دخول نہیں کیا تو ان کے درمیان جدائی کروادی جائے گی، پھر وہ پہلے پہلے خاوند کی بقیہ عدت گزارنے کی اور یہ (دوسرا خاوند) دوسرے پیغام نکاح دینے والوں کے ساتھ پیغام نکاح دے سکتا ہے اور اگر اس نے دخول کر لیا ہے تو بھی ان کے درمیان جدائی کروائی جائے گی۔ پھر وہ پہلے خاوند کی بقیہ عدت گزارے گی۔ پھر دوسرے خاوند کی عدت گزارے گی۔ اور پھر یہ (دوسرا خاوند) کبھی اس سے نکاح نہیں کرے گا۔ ابن المسیب نے کہا دوسرا خاوند اسے مہر دے گا کیوں کہ اس نے عورت کی عصمت کو لپٹنے اور حلال کیا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اشعث سے روایت کیا ہے انھوں نے شعیب سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے اس موقف سے رجوع کر لیا چنانچہ انھوں نے کہا کہ اسے مہر لے گا اور پھر اگر وہ چاہیں تو دوبارہ (نکاح کے ذریعے) اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

رہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تو اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے زاذان کے واسطے سے ان سے روایت کیا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جس نے اپنی عدت میں نکاح کر لیا کہ ان دونوں میں جدائی کروائی جائے اس عورت کو (دوسرے خاوند سے) مہر لے گا کیوں کہ اس نے اس کی عصمت کو لپٹنے لے لیا پھر وہ پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت پوری کرے پھر دوسرے خاوند کی عدت گزارے۔ امام دارقطنی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جریج سے حدیث روایت کی ہے انھوں نے عطاء سے اور عطاء نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے)

صحیح بخاری (3/234) صحابہ مصر) میں ہے۔

"وقال ابراہیم فیم تزوج فی عدۃ فاضت عنہ ثلاث حیض: بانث من الاول ولا یحسب بہ لمن بعدہ وقال الزہری تحتہ وذا اب الی سفیان یعنی قول الزہری"

(ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں فرمایا جس نے عدت ہی میں نکاح کر لیا پھر اسے تین حیض آئے کہ وہ پہلے سے جدا ہو گئی اور پھر وہ دوسرے نکاح کی عدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا لیکن زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس میں دوسرے نکاح کی عدت کا شمار ہوگا یہی یعنی زہری کا قول سفیان کو زیادہ پسند ہے)

قسط لانی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح بخاری میں ہے۔

وروی الذہبی عن مالک ان کانت حاضت حیضہ او حیضتین من الاول انما تتم بقیۃ عدتها منہ ثم تنافث عدۃ آخری و ہو قول الشافعی واحمد [2]

(مدینہ والوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے اگر اسے پہلے خاوند کی عدت سے ایک یا دو حیض آچکے تو وہ پہلے اول شوہر کی باقی ماندہ عدت پوری کرے بعد میں دوسرے خاوند کی عدت گزارے۔ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)



ہدایہ اولین (ص 405) چھاپہ مصطفائی میں ہے۔

"اور او طیت المعتدہ بشہیہ فلیہا عدۃ آخری وبتا عدت العرتان ویکون ما تراه المرآہ من الخیض محتسبا منہا وادا انقضت العدۃ الاولیٰ ولم تکمل العتۃ فلیہا انمام العدۃ الثانیۃ یوہد اعذنا وقاتل العتۃ فلی لاتتاعلان"

(جب عدت گزارنے والی عورت شہ نکاح کے ساتھ وطی کرے تو اس کے ذمہ ایک اور عدت گزارنا واجب ہوگا اور وہ دو متداخل عدتیں گزارے گی اسے جو حیض آنے کا وہ عدتوں میں شمار ہوگا جب پہلی عدت پوری ہو جائے اور دوسری عدت پوری نہ ہوئی ہو تو اس پر باقی ماندہ دوسری عدت پوری کرنا بھی واجب ہے یہ ہمارا موقف ہے۔ جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ متداخل عدتیں نہیں گزارے گی)

واضح رہے کہ یہ جو اوپر لکھا گیا ہے کہ دوسری عدت کے ختم ہو جانے پر ہندہ نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہوگا یہ اس تقدیر پر ہے کہ تجدید نکاح کے بعد عبد اللہ نے ہندہ سے پھر صحبت نہ کی ورنہ ہندہ پر قول احوط کے مطابق ایک اور عدت واجب ہے اور جب یہ تیسری عدت بھی پوری ہو جائے تب اگر نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

[1]۔ التلخیص الجیمیر (3/236)

[2]۔ ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری (8/182)

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 403

محدث فتویٰ